خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبد السمیع خان

CPL 61

213029

سوموار22 فروری1999ء-5ذی قعدہ1419ہجری-22 تبلیغ1378ہش جلد49-84نمبر41

سوموار 22 فروری 1999ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات پر صبر کرو

حضرت سعد بن عبید روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے-اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ نیکیوں میں ترقی کرے-اور اگر وہ بد ہے تو شاید توبہ کی توفیق پائے

(صحیح بخاری کتاب التمنی باب مایکرہ من التمنی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مرجاتے ہیں لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اس کو بالاخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں۔ بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپا کر رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ وہاں سے گذرے تو آپؐ نے اسے فرمایا تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ اس کمبخت نے جواب دیا کہ تو جا تجھ پر میرے جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپؐ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرت ﷺ تھے پھر آپؐ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی کہ یا رسولؐ اللہ میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا (-) صبر وہ ہے جو پہلے ہی مصیبت پر کیا جائے۔ غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہی مقدر ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418-419)

ہر رنج و راحت پر صبر کرنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مولانا رومی ؒ نے خاص ایمان والے انسان کے متعلق ایک عجیب قصہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس لقمان بطرز غلام رہتے تھے ان کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان سے بڑا تعلق تھا اور جو کچھ وہ کھاتا انہیں بھی ساتھ شامل کرتا۔ ایک دفعہ بے فصل خربوزہ ان کے پاس آیا تو اس نے اس کی قاشیں کاٹ کر حضرت لقمان کو دیں تو انہوں نے اسے بڑے شوق سے کھایا پھر ایک اور دی اسے بھی بڑے شوق سے کھایا آخر اس شخص کو بھی یہ خیال آیا کہ بڑے ہی مزے کی یہ چیز ہو گی جسے لقمان اتنے مزے اور شوق سے کھاتا ہے۔ جب اس نے خود ایک قاش لے کر منہ میں ڈالی تو وہ نہایت تلخ تھی اس نے کہا لقمان یہ تو بڑی تلخ اور کڑوی ہے تم اسے اس مزے اور شوق سے کھا رہے ہو تو حضرت لقمان نے جواب میں کہا کہ جس کے ہاتھ سے ہزاروں دفعہ میٹھی چیزیں کھائی ہیں اگر ایک دفعہ کڑوی اور تلخ کھا لی تو کونسا حرج ہو گیا۔ اس شخص کے احسانات حضرت لقمان پر اتنے کیا ہوں گے لیکن انہوں نے اس کی ایسی قدر کی کہ اس کی دی ہوئی تلخ شے کو بھی میٹھا سمجھ کر کھا لیا۔ پھر خدا تعالیٰ کے اس قدر احسانات کے ہوتے ہوئے جن کا کوئی حساب نہیں مومن کو کس ایمان کا نمونہ دکھانا چاہئے اور اگر کبھی اس کے لئے تکلیف برداشت کرنی پڑے تو کس خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہئے۔ پس ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ سوچتا رہے کہ مجھ میں لقمان کی روح ہے یا شیطان کی۔ اگر اس کے اندر لقمان کی روح ہے اور خدا تعالیٰ کی باتوں کو ماننے کے لئے ہر وقت تیار ہے اور کسی وقت اس کے احکام میں اپنے آپ کو سرکش نہیں پاتا بلکہ ہر وقت ہر رنج و راحت پر صبر کرنے والا ہے تو وہی کامیاب اور مظفر و منصور ہو سکتا ہے وِالّاوہ اپنے ایمان پر بھروسہ نہ کرے اس کا ایمان اسی وقت کام آسکتا ہے جبکہ وہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی مرضی پر راضی ہو اور اگر وہ اپنے ایمان پر بھروسہ کرے گا تو وہ ایمان ضرور اسے نامرادی کا منہ دکھائے گا۔ (خطبات جمعہ جلد اول 496-497)

نصرت جہاں اکیڈمی کے طالب علم کا اعزاز

○ برطانیہ لندن بورڈ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحان برائے جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن "O" لیول Edexel میں نصرت جہاں اکیڈمی کے طالب علم عزیزم کاشف ندیم رول نمبر8248 ابن مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

عزیزم برٹش کونسل لاہور کی عملداری میں واقع پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں میں بیک وقت دو مضامین ریاضی اور اسلامیات میں اول قرار پائے ہیں۔ "O" لیول کے امتحان دلوانے والے کسی بھی ادارہ کے طلبا میں سے کسی نے بھی ایک سے زائد مضمون میں اول پوزیشن حاصل نہیں کی۔ مزید برآں کاشف ندیم نے آٹھ میں سے سات مضامین میں "A" گریڈ اور ایک میں "B" گریڈ لیا ہے۔

اسی سلسلہ میں 8۔ فروری 1999ء کو شام 4 بجے برٹش کونسل لاہور میں تقسیم انعامات کی ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں برطانیہ کے

Ms Anne Rickwood
International Manager
Edexel International London Examination
Sir Nicholas Barringtion
Ex High Commissioner to Pakistan

نے میڈل تقسیم کئے۔ اسی تقریب میں آنریری برٹش کونسل لاہور مسٹر فقیر اعجاز الدین ڈائریکٹر برٹش کونسل اور پریس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ طلبا اور طالبات اپنے میڈل حاصل کرنے کے لئے متعلقہ مضامین میں اپنے ٹیچرز اور والدین اور اداروں کے پرنسپلز کے ساتھ وہاں موجود تھے۔

"O" لیول کے امتحان میں کل گیارہ مضامین میں اول آنے والے طلبا اور طالبات کو میڈل دیئے گئے اور خدا کے فضل اور اسی کے احسان سے نصرت جہاں اکیڈمی کے ہونہار طالب علم عزیز کاشف ندیم کو ان (11) میڈل میں سے (2) میڈل ملے یہ ایک منفرد اعزاز تھا۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس اعزاز کو ادارہ کے لئے اور عزیزم موصوف کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 10

تربیت اولاد

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوا اَدَبَهُمْ

اپنے بچوں کی عزت کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے' یہ ابن ماجہ ابواب الادب سے حدیث لی گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آنا بھی ایک لازمی امر ہے محض حکماً ان سے وہ کام کروانا جو آپ کے نزدیک ان کی دنیا کے لئے بہتر ہیں یہ درست نہیں ہے۔ بہت سے ایسے ماں باپ ہیں جو بچوں کے لئے سب کچھ کرتے ہیں لیکن ڈانٹتے اس وقت ہیں جب وہ دنیا سے روگردانی کر رہے ہوں۔ جب دین سے روگردانی کریں تو ہلکے مونہہ سے ان کو روکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ یعنی ان کی اصلاح کرنی ہو تو نرمی اور پیار سے گفتگو کرو اور اچھی تربیت کرو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے حضرت ایوب بن موسیٰؓ کی۔ ترمذی ابواب البر سے لی گئی ہے۔ حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ اچھی تربیت کرے گا تو یہ سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو دے سکتا ہے۔ نہ کہ اموال جمع کر کے ان کو یقین دلانا کہ میرے مرنے کے بعد تمہیں بہت دولت مل جائے گی۔ اس کو تحفوں میں شمار ہی نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ فرمایا بہترین تحفہ ہے جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے کہ اس کی اچھی تربیت کرے۔

اب ملفوظات میں سے میں حضرت مسیح موعود (-) کے چند اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا "ان کی پرورش" یعنی بچوں کی پرورش "محض رحم کے لحاظ سے کرے نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے" رحم کے حوالے سے کرے' اس سے کیا مراد ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اے میرے اللہ میرے ماں باپ پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میری تربیت کی تھی بچپن میں۔ تو یہ رحم تربیت کا مرکزی حصہ ہونا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اپنے بچوں پر رحم کرے گا تو لازمی اس رحم کے نتیجے میں اسے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار سکھائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے دنیا کی کمائی اور ورثے کو شمار ہی نہیں فرمایا۔ فرمایا اس طرح رحم کرو جیسے تم خدا کے حضور یہ کہہ سکو کہ اے اللہ میرے ماں باپ پر بھی رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا تھا۔ اگر انہوں نے دین سے ہٹایا ہوتا تو یہ دعا ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ میرے ماں باپ پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا تھا۔

(روزنامہ الفضل۔ ربوہ 7 ستمبر 1998ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 23۔ فروری 1999ء

12-45 رات۔ جرمن سروس۔
1-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 10۔
2-25 رات۔ کوئز۔ روحانی خزائن۔
3-00 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس نمبر 9۔
4-10 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 10۔
6-30 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-35 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ بیڈمنٹن ربوہ۔
8-20 صبح۔ اردو کلاس۔
9-25 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
9-55 صبح۔ ہومیوپیتھی کلاس نمبر 9۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 10۔
12-35 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 22-8-97
1-35 دوپہر۔ روحانی خزائن۔
2-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-20 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-25 شام۔ طبی معاملات۔ بچوں کی دیکھ بھال۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 23-2-99
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ نارویجین پروگرام۔

بدھ 24۔ فروری 1999ء

12-40 رات۔ جرمن سروس۔
1-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
2-10 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
2-50 رات۔ ہماری کائنات۔
3-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس (نئی)
4-20 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
6-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-10 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
7-50 صبح۔ اردو کلاس۔
8-35 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
9-25 صبح۔ اجتماع انصار اللہ۔
9-55 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
11-50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
12-15 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام۔
1-15 دوپہر۔ درس الحدیث سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
1-35 دوپہر۔ ہماری کائنات۔
2-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 شام۔ درثمین۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-35 شام۔ جرمن زبان سیکھئے۔
6-05 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-00 رات۔ بنگالی سروس۔
8-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-10 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس۔ نئے احمدی ہونے والوں کے ساتھ انٹرویو۔

جمعرات 25۔ فروری 1999ء

12-35 رات۔ جرمن سروس۔
1-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ فائنل۔
1-55 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
2-05 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر 10۔
3-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-10 رات۔ جرمن زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-55 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ فائنل۔
6-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-20 صبح۔ درثمین۔
7-55 صبح۔ اردو کلاس۔
9-15 صبح۔ جرمن زبان سیکھئے۔
9-45 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 24-2-99
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-55 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ فائنل۔
12-15 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 28-2-97
1-20 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-35 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر 10۔
2-20 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-20 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-25 شام۔ کوئز تاریخ احمدیت۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ عربی زبان سیکھئے۔
5-55 شام۔ انڈونیشین پروگرام۔
6-55 رات۔ بنگالی سروس۔
7-40 رات۔ بنگالی سروس۔ اندازہ کیجئے کیا اور کون؟
8-05 رات۔ ہومیوپیتھی کلاس۔ نمبر 10۔ (2-5-94)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

قرآن کریم - منبعِ نور

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

ایک وہ وقت تھا کہ مسلم دنیا نے علم کی چکا چوند دیکھی۔ مگر اس سے قبل اندھیرے' اس گھرے اندھیرے کا تصور کریں جو عرب پر مسلط تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیان کیا کہ مکہ میں رسول کریم ﷺ کی بعثت سے قبل صرف سات پڑھے لکھے آدمی تھے (فضائل القرآن ص55) گویا ایک گھرا اندھیرا۔ جہالت کا دبیز پردہ نظر آتا ہے۔ اور پھر ایک معجزہ۔ قرآن کریم کی روشن شعاعوں نے اس کی دھجیاں بکھیر دیں اور صرف مکہ نہیں بلکہ ملحقہ مسلم ممالک بھی منور ہو گئے پہلی ہی وحی میں ایک انقلاب کی نشاندہی کر دی گئی کہ تلوار' جس پہ عربوں کو فخر تھا' اس کی جگہ قلم لے لے گی۔ جس سے علمی انقلاب کا آغاز ہو گا۔ اس کی مزید وضاحت یوں ہوئی۔ کہ علم الانسان مالم یعلم۔ یعنی انسانوں کو ایسے علوم سے آگاہی ہو گی۔ علم کی ایسی گہرائیوں تک پہنچیں گے جس کا وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے ایسے علوم حاصل کریں گے جن سے وہ نابلد تھے۔ علم کے سمندر کے لب ساحل ہی نہیں پہنچ پائیں گے بلکہ اس میں غوطہ زن ہو کر سیپ اور موتی نکال لائیں گے۔ گویا نئے علوم سے شناسائی ہی نہیں بلکہ ان امور میں مہارت بھی حاصل کریں گے۔ مالم یعلم میں یہ واضح اشارہ ملتا ہے کہ وہ علوم جو ان کی دسترس میں نہ تھے۔ جہاں تک ان کی رسائی نہ تھی' وہ نہ صرف حاصل کریں گے بلکہ ان کی گہرائی تک پہنچیں گے۔ پھر یہ کہا گیا کہ اپنی سوچ کو اپنی ذات تک یا اپنے علاقہ تک محدود نہ رکھو بلکہ ساری کائنات کا مطالعہ کرو۔ نظر کو گھماؤ حتیٰ کہ جائزہ لیتے ہوئے وہ تھک جائے' اس جائزے' اس وسیع عریض کائنات کے مطالعہ میں تم دیکھو گے کہ یہاں کوئی شے عبث نہیں لیکن اس نتیجہ تک تبھی پہنچا جا سکتا ہے جب کہ ساری کائنات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے۔ گویا اسلام نے علم کو محدود دائرے سے نکال کر اسے وسعت دی اور پھر اس کا طریق بھی بتلایا۔ کہ یتفکرون فی خلق السموٰت والارض یعنی علم حاصل ہو گا تفکر کے نتیجے میں سوچ کے نتیجہ میں' سوچ کس کے متعلق ہو؟ اس کے لئے بھی راہنمائی کر دی کہ آسمانوں کا بھی اور زمین کا بھی مطالعہ کرو۔ تمہارا دائرہ کار ساری کائنات ہو۔ مذہبی مسائل' اختلافی مسائل یا سطحی باتوں میں الجھ کر نہ رہ جاؤ بلکہ وسعت نگاہ رکھو' ساری کائنات کا مطالعہ کرو۔ سوچو۔ کریدو۔ گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ اب دیکھئے کہ اگر ایک محدود دائرہ جس میں قبائل کی عادات و خصلت تاریخ و تمدن۔ لڑائی جھگڑوں سے نکل کر دائرہ اتنا وسیع کر دیا جائے کہ ساری کائنات زد میں آ جائے تو کتنے رنگ پھوٹیں گے۔ کتنی وسعت ملے گی۔ علمی مضامین میں کتنا اضافہ ہو گا۔ اس نقطہ نظر کی تبدیلی' اس نظریہ کا محرک قرآن کریم ہے جس میں ساڑھے سات سو آیات (یعنی قرآن کریم کا تقریباً (آٹھواں حصہ) میں ایمان والوں سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ تدبر کریں۔ تفکر کریں۔ غور کریں اپنی عقل کا بہترین استعمال کریں۔ اور یہی بات محرک بنی اس امر کی کہ ان پڑھ عرب کے بدوؤں کو جب قرآن کریم کا تحفہ ملا تو انہوں نے ایک علمی انقلاب برپا کر دیا۔

مکہ مکرمہ سے ایک سورج طلوع ہوتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی کرنیں چار سو پھیل جاتی ہیں۔ اندھیرے سے پھوٹتی ہوئی کرنوں سے ایسی چکا چوند ہوئی کہ مشرق کے کئی ملک جگ مگ جگ مگ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک ایسی کتاب کی رونمائی ہوتی ہے جو علمی خزانوں سے بھری ہوئی ہے اور پھر یہ ایک علمی انقلاب برپا کر دیتی ہے جسے دیکھ کے یورپ' جو اس وقت خواب گراں میں ہوتا ہے' جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یورپ میں بھی ایک وقت دیئے ٹمٹمائے۔ چراغ جلے مگر وہ بہت پہلے کی بات ہے۔ ارسطو' افلاطون ارشمیدس نے شمعیں جلائیں' مگر یہ بہت پرانی بات ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے کی۔ اس کے بعد تو ہمیں اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ اور پھر یکدم ساتویں صدی عیسوی میں روشنی پھیلنی شروع ہو جاتی ہے اور 750 عیسوی سے تو یوں معلوم دیتا ہے گویا چراغاں ہو گیا۔ یہ وہ قرآنی انقلاب تھا جس نے سوئے ہوئے جہالت کے پردوں میں لپٹے ہوئے عرب اور ملحقہ ممالک میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اور اگلے ساڑھے تین سو سال تک اتنے روشن چراغ' اتنے بجلی کے قمقمے جل اٹھے۔ اتنی علم کی روشنی پھیلی کہ یورپ ششدر رہ گیا۔ 750 سے 1100 عیسوی کا زمانہ مسلم تاریخ کا ایک روشن باب علم کی چکا چوند' ایک علمی انقلاب' جو یقیناً حیران کن ہے۔ آیئے اس کی ایک جھلک دیکھیں۔

کن کن اصحاب علم کا نام لیا جائے۔ کن کن کے کارنامے گنوائے جائیں۔ فہرست طویل اور جگہ مختصر یہ زمانہ تھا۔ جابر' خوارزمی' رازی' البیرونی' بو علی سینا' ابن الہیثم' عمر خیام' طبری۔ ابن بطوطہ' ابن خلدون کا۔ ہر ایک نے علم کے اتنے چراغ روشن کئے۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ ایک عالم علم کے کتنے میدانوں کا شہسوار ہو سکتا ہے۔ ایک ماہر کتنے موضوعات پر ماہرانہ رائے رکھتا ہے۔ ایک فرد سے علم کے کتنے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ وہ صرف سائنس دان ہی نہیں' علم طب کا بھی ماہر' اخلاقیات کا بھی مستند عالم' حساب و جیومیٹری میں بھی نئے دروازے کھولتا ہوا اور پھر ستاروں پہ کمندیں ڈالتا ہوا۔ آیئے چند ایک سے ملاقات کریں۔

یہ خوارزمی ہیں۔ پورا نام ہے ابو جعفر ابن موسیٰ الخوارزمی' زمانہ ہے 800 عیسوی۔ بغداد کے افق پر چمکنے والے خلیفہ مامون الرشید کے دور کے اس روشن ترین ستارے نے اپنی علمیت سے علماء کی اکادمی دار لحکمت کو ایک نئی شان عطا کی۔ فلکیات' ریاضی' جغرافیہ' ان کے خاص مضامین ٹھہرے۔ الجبرا میں وراثت' شراکت' تجارت اور قانونی مقدمات کے مختلف مسائل کے حل کے بارے میں آسان حسابی طریق پیش کئے۔ جغرافیہ کے موضوع پر قلم اٹھایا تو مختلف شہروں کے طول بلد اور عرض بلد پیش کر دیئے۔ اصطرلاب پہ کتابیں لکھیں۔ دھوپ گھڑی کے بارے میں بتلایا۔ اتنا بہت کچھ لکھا۔ اتنا بہت کچھ لکھا کہ یورپ نے بھی کم از کم ایک میدان میں یعنی الجبرا کا استاد مانا۔ اور جب یورپ نے انگڑائی لی تو ان سے اتنا متاثر ہوا کہ بارھویں صدی میں ان کی الجبرا کی کتاب کا لاطینی میں ترجمہ کر کے انہیں اس صنف میں استاد تسلیم کیا۔

بو علی سینا (980-1037) کی بات کی جائے تو یوں معلوم دیتا ہے کہ علم کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ پورا نام ہے ان کا ابو علی الحسن ابن عبداللہ ابن سینا۔ اور انگریز انہیں Avicenna کے نام سے جانتے ہیں۔ اب ان کے علمی کارنامے ملاحظہ کیجئے۔ ان کی کتب 270 علمی موضوعات پر لکھی گئی ہیں۔ آج جب ہم سپیشلسٹ کی بات کرتے ہیں کہ فلاں ڈاکٹر ناک کا ماہر ہے۔ لیکن اگر آپ اسے کان دکھلاتے ہیں تو آپ کو آنکھیں دکھائے گا۔ اور دوسرے در پہ دستک کو کہے گا۔ مگر یہاں ایک ایسا عالم جو تقریباً ہر میدان میں اترا اور اس کے متعلق سطحی نہیں بلکہ بڑی گہری بات کر گیا۔ یہ ہے ایک عالم کی صحیح شکل جو قرآنی انقلاب کے نتیجہ میں نظر آتی ہے۔ تو بات ہو رہی تھی ابن سینا کے موضوعات کی۔ انہوں نے ایک انسائیکلوپیڈیا لکھا جس کے چار حصوں میں طبیعات' ریاضی' حساب' موسیقی' فلکیات اور مابعد الطبیعات شامل ہیں۔ وہ تین فکری دھاروں سے متاثر ہوئے۔ یعنی قرآن کریم' فلسفہ اور سائنس یہ تین ماخذ ہیں ان علوم کے جن پہ انہوں نے دسترس حاصل کی۔ دینیات کے تحت انہوں نے عدل کا آغاز آفرینش علم الانسان اور علم الآخرت پر لکھا۔ سائنس میں فلکیات' مرکزیت ارض' اجرام فلکی کو اپنا موضوع بنایا۔ طبیعات میں آسمان و زمین کا علم۔ پیدائش و بگاڑ کا علم' موسمیات کا علم' معدنیات کا علم' نباتات و حیوانات کا علم پہ بہت کچھ لکھ گئے۔ پھر سائیکالوجی کے میدان میں داخل ہوئے۔ پھر نجوم' علم قیافہ' تعبیر و خواب' علم غیب کو موضوع بنایا۔ ریاضیاتی علوم پہ قلم اٹھایا تو علم ہندسہ' جیومیٹری' میکانیات پہ لکھا علم موسیقی بھی ان کی دسترس سے باہر نہ رہا۔ پھر ان کی شہرت کا بڑا باعث ان کا طبی انسائیکلوپیڈیا "القانون" بنا۔ جو علم طب کی ایک مستند اور بلند پایہ کتاب ٹھہری۔ اور جس کے باعث انہیں جالینوس اسلام کا خطاب دیا گیا۔ کیسی رہی آپ کی ملاقات ایک عالم سے؟ ایک حقیقی عالم۔ جو ہر میدان میں اترا اور اپنے علم کے جھنڈے گاڑے۔ کیا تبحر علمی ہے! کیا علم کا خزانہ' کیا گوہر آبدار جس کے بے انتہا پہلو اور ہر ایک چمکتا ہوا۔ مشرق بھی منور اور مغرب بھی مرعوب۔ یہ تھے وہ عالم جنہوں نے قرآن سے نور لیا۔ پھر اس کی چمکار دور دور تک پہنچی۔ اندھیروں سے جنم لینے والا یہ نور نہایت ہی درخشاں' بہت ہی روشن۔

ایک اور عالم سے ملاقات کرتے ہیں۔ یہ ہیں ابن الہیثم (905-1040) پورا نام ہے ان کا۔ ابو علی الحسن ابن الحسن البصری المصری ابن الہیثم۔ یورپ والے انہیں بڑی عزت و احترام سے Alhazem کہہ کر پکارتے ہیں۔ انہوں نے بصریات میں ایک ایسی تھیوری پیش کی کہ اس میدان میں ایک انقلاب آ گیا۔ اور جدید بصریات کے آغاز تک کوئی بھی اس میدان میں اس پایہ کا کام نہ کر سکا۔ ان سے قبل سائنسدانوں کا خیال تھا کہ ہم اس لئے دیکھ سکتے ہیں کہ روشنی کی شعاعیں ہماری آنکھوں سے نکلتی ہیں۔ ابن الہیثم نے اس کے برعکس یہ ثابت کیا کہ شعاعیں دیکھنے والے کی آنکھ سے نہیں بلکہ دیکھے جانے والے روشن جسم سے شروع ہوتی ہیں۔ مگر وہ محض بصریات کے ماہر بن کر نہ رہ گئے یہاں بھی موضوعات کی بھرمار ہے۔ وہ ہیئت دان تھے' ریاضی دان بھی۔ پھر انہوں نے منطق' اخلاقات' سیاسیات' شاعری' موسیقی اور علم کلام کو بھی اپنے موضوعات میں شامل کیا۔ یورپ نے انہیں ماہر بصریات تسلیم کیا۔ اور چودھویں صدی میں ان کی کتابوں کے اطالوی' لاطینی' عبرانی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ یورپ نے انہیں ایک عظیم ریاضی دان بھی تسلیم کیا ہے۔ یورپی سائنس دان بھی مرہون منت ٹھہرے۔ سو یہاں بھی علم کی قوس قزح اپنی ست رنگی دکھا گئی۔ اور یہ سب نتیجہ تھا اس ذہنی اور علمی انقلاب کا جو قرآن کریم کی روشنی کے نتیجہ میں ظہور میں آیا۔ یہ عالم اس روشنی کا مینار ٹھہرا جو دیکھنے والی آنکھ تک پہنچی۔ جس سے انعطاف نور ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ابن الہیثم کے نظریہ نے جنم لیا اور پھر جس نور نے یورپ کو چندھیا دیا۔

اسلام کے افق پر چمکتے ہوئے ستارے تو کئی نظر آتے ہیں لیکن سب کی روشنیوں کو صفحہ قرطاس پر منعکس کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اگر البیرونی اور عمر خیام کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ موضوع سے ناانصافی ہو گی۔ اس لئے ان کے متعلق بھی چند جملے لکھنے ضروری ٹھہرے۔

ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی (973-1050) خوارزم کے رہنے والے تھے۔ ان کا تعلق ہمارے ساتھ بھی بنتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی کشش میں وہ یہاں آئے۔ پنجاب کے کئی شہروں کا چکر لگایا۔ اور اپنی کتاب "کتاب الہند" میں ان شہروں کا تعارف کروایا۔ مگر وہ محض ایک گھومنے والے سیاح نہ تھے۔ جنہوں نے سفر کے اختتام پہ ایک چٹ پٹا سفرنامہ لکھ دیا یا ایک رنگیں داستان رقم کی۔ انہوں نے آنکھیں کھلی رکھیں۔ جو دیکھا وہ لکھا۔ ایک پہاڑی پر پہنچے تو وہاں سے زمین کا قطر ناپنے لگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگران کا زاویہ نگاہ انہی باتوں تک محدود ہو کے نہ رہ گیا۔ بلکہ جب قلم اٹھایا تو اپنی سوچ اور تحقیق کو 146 کتابوں میں پیش کیا۔ اب ذرا دیکھئے کہ ان کے موضوعات کتنے متنوع تھے یعنی فلکیات، اصطرلاب، نجوم، تقویم و پیمائش وقت، جغرافیہ، ارض پیمائی و سیاحت، حساب، جیومیٹری، میکانیات، علم الادویہ، معدنیات، تاریخ، مذہب و فلسفہ، ادب، سحر، کتنے مختلف اور مشکل موضوعات۔ مگر ہر موضوع پر ان کی تحقیق شامل۔ ہر موضوع کے ساتھ انصاف کیا مجموعہ علم کیا حقیقی عالم اور یہاں بھی وہی روشنی جھلکتی ہوئی۔ وہی نور جھلکتا ہوا جو انہیں قرآن کریم کے طفیل حاصل ہوا۔

عمر خیام (پورا نام غیاث الدین ابو الفتح عمر ابن ابراہیم الخیامی المعروف بہ عمر خیام) عام طور پر ایک شاعر مانے جاتے ہیں۔ جنہوں نے یورپ میں اپنی بعض نظموں کے انگریزی تراجم کی وجہ سے شہرت پائی مگر وہ محض شاعر ہی نہ تھے انہوں نے اور بہت سے کام کئے۔ کئی علمی کارنامے ان سے منسوب ہوئے مثلاً انہوں نے سال کی اوسط لمبائی 365.2424 قرار دی جب کہ جارجین کیلنڈر کے مطابق اسے 365.2425 قرار دیا گیا۔ پھر انہوں نے لیپ سال کا نظریہ پیش کیا۔ مگر بات یہاں پہ ختم نہیں ہو جاتی۔ وہ ایک منجم بھی تھے فلسفہ دان بھی اور موسیقی کے ماہر بھی۔ حساب اور الجبرا میں انہوں نے نئے تصورات پیش کئے۔ مغرب میں ان کے الجبرا پر کئے گئے کام نے شہرت پائی سو یہ فلسفی شاعر بھی مختلف اور مشکل میدانوں کا کھلاڑی نکلا۔ انہیں لوگوں نے ملحد اور دہریہ کے خطابات سے بھی نوازا۔ اور جاہل، عالموں کو ایسے خطابات سے نوازتے رہے ہیں۔ بغیر یہ سوچے کہ ان کے علم کا منبع تو قرآن حکیم ہے۔

یہ ہے اس انقلاب کی ایک جھلک۔ علم کا پھیلاؤ جس کا سرچشمہ قرآن کریم تھا۔ جس کے طفیل ہر طرف علم کے چشمے پھوٹے۔ یہ وہ وقت تھا۔ جب کہ یورپ کے کنوؤں کا پانی سوکھ چکا تھا یورپ سو رہا تھا۔ مگر مشرق جاگ چکا تھا۔ مشرق منور تھا۔ علم کے سمندروں سے موتی نکال رہے تھے۔ گوہرہائے آبدار۔ جن کی چمک تا دیر قائم رہی۔ بارھویں صدی میں یورپ نے انگڑائی لی اور اس نے اس قرآنی انقلاب کا مشاہدہ کیا تو لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور وہ لگے ان علوم کے خزانوں کو دیکھنے پرکھنے جو انہیں مشرق کے بیت الحکمتوں سے جھانکتے ہوئے دکھائی دئے۔ مگر گیارہویں صدی کے بعد نہ جانے کیا ہوا۔ مکمل خاموشی، روشنیاں مدھم، ہاں کبھی کبھار کوئی دیا ٹمٹمایا اور پھر گھپ اندھیرا، مگر قرآنی نور ختم تو نہیں ہو سکتا وہ تو بجھ نہیں سکتا۔ پھر وہ جو تجدید دین کرنے آئے، وہ جو اندھیروں کو قرآنی نور سے روشن کرنے آئے انہوں نے یہ خوشخبری دی کہ ان [illegible] کے لوگ پھر علم و معرفت میں ترقی کریں گے۔ پھر اندھیروں میں چراغاں کر دیں گے۔ پھر قرآن کی روشنی پھیلے گی۔ پھر علم و معرفت کے دریا بہہ نکلیں گے۔ اور پھر ایسے ہی ہوا۔ پھر ایک علم کا مینار نظر آیا۔ احمدیت کا ایک سپوت علم کا ایک درخشندہ ستارہ۔ ڈاکٹر عبدالسلام اس شان سے علم کے افق پر نمودار ہوا کہ یورپ عش عش کر اٹھا۔ یہ اس قرآنی انقلاب کا پیش خیمہ ہے جو یقیناً ایک بار پھر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ علم کے سوتے پھوٹیں گے۔ علم کے چشمے بہہ نکلیں گے۔ اور ساری دنیا قرآن کی روشنی سے منور ہو گی۔

غلام مصباح صاحب

حضرت علیؓ کی غزوات میں شمولیت

حضرت علیؓ وہ تاریخ ساز شخصیت ہیں جو اسلام اور بانی اسلام کی ہر موقعہ پر نصرت و اعانت اور دین کی خاطر ہمیشہ سینہ سپر رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت فرمائی سوائے جنگ تبوک کے جس میں آنحضرت ﷺ نے انہیں اہل بیت کی حفاظت کی خاطر مدینہ میں ہی ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اکثر بہادروں میں جو سفلہ پن، تکبر اور غرور پایا جاتا ہے وہ آپ میں نام کو بھی نہ تھا۔ آپ کی بہادری اور شجاعت ایک خاص طرز پر اپنے جوہر دکھاتی تھی۔ آیئے غزوات النبی ﷺ میں آپؓ کی شجاعت کے نمونے دیکھتے ہیں۔

غزوۂ بدر

جنگ بدر رمضان سنہ 2ھ میں ہوئی۔ میدان جنگ میں پہنچنے سے قبل آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو چند منتخب جانثاروں کے ساتھ دشمن کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا۔ آپؓ نے نہایت خوبی کے ساتھ یہ خدمت سر انجام دی۔ جب جنگ شروع ہوئی تو قاعدہ کے مطابق پہلے تن تنہا مقابلہ ہوا۔ قریش کی صف سے تین نامی بہادر میدان میں آئے اس وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت حمزہ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدۃؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام لیے۔ تینوں اصحاب اپنے اپنے حریفوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں آئے۔ حضرت علیؓ نے اپنے حریف ولید کو ایک ہی وار میں تہ تیغ کر دیا اور اس کے بعد جھپٹ کر حضرت عبیدۃؓ کی مدد کی اور ان کے حریف شیبہ کو بھی قتل کر دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام مصری الجزء الثانی ص 277)

جنگ بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں 16 کے قریب کفار قتل ہوئے۔

غزوۂ احد

جنگ احد شوال سنہ 3ھ میں ہوئی۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا۔ دشمن کی طرف سے مشرکین کا علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ نے تکبرانہ لہجے میں مبارز طلبی کی۔ حضرت علیؓ آگے بڑھے اور دو چار ہاتھ میں طلحہ کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اس کے بعد لڑائی شروع ہو گئی دشمن کا کافی جانی نقصان ہوا اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ جب بعض مسلمان اموال غنائم اکٹھا کرنے میں مصروف تھے تو دشمن نے ایک بار پھر حملہ کیا جس سے مسلمانوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ کئی مسلمان میدان چھوڑ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد چند ایک اصحاب رہ گئے جن میں حضرت علیؓ بھی تھے آپ نے وفاداری کا بہترین نمونہ دکھلایا اور اپنی جان پر کھیل کر آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی، اسی موقعہ پر حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ نے بے تحاشا دشمن پر حملے کیے اور ان کی صفوں کو دھکیل دیا۔

اس جنگ میں آنحضرت ﷺ کو چوٹ لگنے سے کافی زخم آئے تھے۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے آپ کے زخم دھوئے۔

غزوۂ احزاب

اس کا دوسرا نام غزوہ خندق بھی ہے۔ یہ جنگ سنہ 5ھ میں ذی القعدہ کے مہینے میں ہوئی۔ مسلمانوں نے دفاع کی خاطر مدینے کے باہر خندق کھود لی تھی .... بہرحال دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو دشمن کی طرف سے نہایت نامور شمشیر زن عمرو بن عبدود نے میدان میں آتے ہی نہایت مغرورانہ لہجے میں مبارز طلبی کی۔ شیر خدا حضرت علیؓ اس کے مقابلے کے لئے میدان میں تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی تلوار حضرت علیؓ کو عطا کی اور آپ کے واسطے دعا کی۔ اللّٰھم اعنہ علیہ" اے اللہ دشمن کے خلاف علی کی مدد کر۔

(طبقات ابن سعد جزء ثانی ص 68)

عمرو بن عبدود نے غرور اور نخوت سے کام لیتے ہوئے حضرت علیؓ سے کہا بھتیجے میں تمہارا خون بہانا نہیں چاہتا آپ نے جواباً فرمایا مگر میں تمہارا خون بہانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔ یہ سن کر وہ غصے میں آگیا اور آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ کسی قدر زخمی ہوئے لیکن ساتھ ہی آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے ایسا وار کیا کہ عمرو تڑپتا ہوا گرا اور جان دے دی۔

(سیرۃ ابن ہشام الجزء الثالث ص 236 قتل علی لعمرو بن عبدود)

غزوۂ خیبر

یہ غزوہ سنہ 7ھ جمادی الاولیٰ کا ہے۔ خیبر میں یہودیوں کے بڑے بڑے قلعے تھے جن کا مفتوح ہونا آسان نہ تھا پہلے کئی بزرگ صحابہ ان کی تسخیر پر مامور ہوئے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کا محبوب ہے اور خیبر اسی کے ہاتھ پر فتح ہو گا۔ (اسد الغابہ حالات حضرت علی بن ابی طالب) یہ دولت گرانمایہ حضرت علیؓ کے لئے مقدر ہو چکی تھی چنانچہ اگلے روز آپؐ نے حضرت علیؓ کا نام لیا۔ حضرتؓ کی آنکھوں میں ہلکی سی درد تھی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا جس سے یہ تکلیف جاتی رہی۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب علیؓ)

حضرت علیؓ فوج کی کمان کرتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچے۔ دشمن کی طرف سے مرحب جو ایک نامی بہادر تھا یہ شعر پڑھتا ہوا نکلا۔

ترجمہ:۔ خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ پوش ہوں تجربہ کار آدمی ہوں اس وقت جبکہ لڑائی کی آگ بھڑک چکی ہو۔

حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا:۔

ترجمہ:۔ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے جو جھاڑی کے شیر کی طرح مہیب اور خوفناک ہو۔

دونوں بہادر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے۔ حضرت علیؓ نے مرحب کے سر پر بھرپور وار کیا اور اسے واصل جہنم کیا۔

(طبقات ابن سعد جزء ثانی ص 112)

مرحب کے قتل ہونے پر دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنی شکست کا اعتراف کیا اور خیبر حضرت علیؓ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

سر پر گرم لوہا

حضرت خبابؓ کی مالکن ام انمار لوہا سخت گرم کرتی اور حضرت خبابؓ کے سر پر رکھ دیتی۔ انہوں نے حضور ﷺ کے پاس شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ام انمار کو سر میں ایک بیماری ہو گئی۔ اور حضرت خباب نے اس کے مظالم سے نجات پائی۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 98- 99 از عبد الکریم جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

حواس کھو بیٹھتے

حضرت ابو فکیہؓ ابتدائی مسلمانوں میں تھے۔ حضرت بلالؓ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ آپ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ اسلام لائے تو صفوان آپ کو رسی سے باندھتا اور گرم پتھروں پر گھسیٹتا پھر گلے میں کپڑا ڈال کر گھونٹتا صفوان کے ساتھ اس کا بھائی امیہ بھی شریک تھا جو کہتا تھا اسے مزید عذاب دو۔ چنانچہ وہ دونوں یہ سلسلہ جاری رکھتے۔ یہاں تک ابو فکیہؓ کے مرنے کا شبہ ہو جاتا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ صرف ان کا آقا ہی نہیں سارا قبیلہ ان کے درپئے آزار تھا۔ ان کو قبیلہ والے سخت گرمی میں نکالتے پاؤں میں بیڑیاں ڈالتے پھر گرم پتھروں پر لٹاتے اور اوپر وزنی پتھر رکھ دیتے یہاں تک کہ اذیت کی شدت اور سخت گرمی کی وجہ سے حضرت ابو فکیہؓ اپنے حواس کھو بیٹھتے۔

یہ عذاب جاری تھا کہ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں صفوان سے خرید کر آزاد کر دیا اور وہ حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے۔

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 273 از عبد الکریم جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

ملکی خرابیوں کے ذمہ دار کون

جماعت اسلامی کے اجتماع اسلام آباد پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ "نوائے وقت" کے اداریہ نگار لکھتے ہیں:-

"جہاں تک ملکی نظام میں خرابیوں کا تعلق ہے تو کوئی بھی فرد اور گروہ اپنے آپ کو اس سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا۔ فوج' سول بیوروکریسی اور سیاستدانوں کی طرح دینی و مذہبی جماعتیں بھی اس کی ذمہ دار ہیں۔ یحییٰ خان اور ضیاء الحق کے مارشل لائی ادوار میں جماعت کا کردار کسی سے مخفی نہیں۔ تعلیمی اداروں میں جماعت نے اپنی بغلی تنظیموں کے ذریعے جو خرابیاں پیدا کیں وہ بھی قاضی صاحب سے مخفی نہیں۔ جماعت کے اسی کردار کی وجہ سے عامتہ الناس اس سے دور رہے۔ قاضی صاحب نے اگرچہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی پالیسی کے برعکس جماعت کو خواص اور صالحین کے بجائے عوام کی جماعت بنانے کی تگ ودو کی ہے اور وہ اس حد تک آگے چلے گئے ہیں کہ انہوں نے غیر مسلموں پر بھی جماعت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور گذشتہ روز خواتین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ تک کہہ دیا کہ عورت کا چہرہ ڈھانپنے اور نہ ڈھانپنے کے سلسلہ میں لبرل ہیں۔ اس کے باوجود ان کی شبانہ روز بھاگ دوڑ کا کوئی مثبت نتیجہ ابھی تک برآمد نہیں ہوا جس کا ثبوت 1997ء میں عام انتخابات کا بائیکاٹ اور 1998ء میں پنجاب کے بلدیاتی انتخابات ہیں۔ اسی بنا پر سید ابوالاعلیٰ مودودی کے قدیم رفقا بالخصوص سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد یہ الزام لگاتے ہیں کہ قاضی صاحب نے جماعت کا تشخص مجروح کرکے اسے عام سیاسی جماعت بنا دیا ہے جس کا مقصد ہر قیمت پر اقتدار کا حصول ہے ایک مثالی اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے عوام کی کایا پلٹ اور صحیح بنیادوں پر نظام چلانے کے اہل افراد کا گروہ تیار کرنا نہیں۔"

("نوائے وقت" 26- اکتوبر 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"فی سبیل اللہ"

جناب جبار مرزا صاحب ایڈیٹر اخبار روزنامہ "مرکز" اسلام آباد جماعت اسلامی کے اجتماع پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ہمارا خیال تھا کہ قاضی حسین احمد کے اجتماع عام کا کوئی خاص مقصد نہیں ہوگا محض تفریح طبع کے لئے تین دن کا اوپن ائیر پروگرام ہے لیکن قاضی صاحب کی واپسی پر پتہ چلا کہ وہ بوریاں نوٹوں کی بھر کے ساتھ لے گئے ہیں۔ جن چار سو جوڑوں کا فی سبیل اللہ نکاح پڑھایا گیا تھا' ان سے دس کلو سونے کی تھیلی وصول کی گئی ہے اگر فی سبیل اللہ کا یہ عالم تھا تو جن سے فیس وصول کی گئی ہوگی انکا کیا حشر ہوا ہوگا! طوفان جہاں سے گزر جائے وہ اپنی حشر سامانیاں چھوڑ جاتا ہے' جس طرح سانپ کے چلے جانے سے لکیر موجود رہتی ہے اسی طرح جماعتیئے تو چلے گئے لیکن فیصل مسجد کی اطراف لاہور کی گوالمنڈی بنی ہوئی ہیں.......

قاضی حسین احمد نے جب دیکھا کہ عورتیں جہاد کے نام پر زیادہ جذباتی ہو رہی ہیں اور جو کچھ ان کے پاس تھا انہوں نے قاضی صاحب کی تلی پر رکھ دیا تو فوراً قاضی صاحب نے "خواتین پیکج" کا اعلان کر دیا اور کہا کہ "قوم کی کشتی بھنور میں پھنس چکی ہے" خواتین کے بغیر انقلاب ممکن نہیں' اور ساتھ ساتھ یہ چھوٹ بھی دے دی کہ' خواتین کی مرضی کہ نقاب کریں یا نہ کریں۔ ہم قاضی صاحب کے لبرل ازم کے پہلے ہی قائل تھے لیکن موقع محل کی مناسبت سے وہ جو ترامیم کرنے کا فن جانتے ہیں وہ یقیناً قابل داد ہے۔

(روزنامہ "مرکز" اسلام آباد 27- اکتوبر 1998ء)

"بڑی عدالت کا دن"

صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ صاحب نے ایوان اقبال میں منعقدہ ایک تقریب میں یہ کہا کہ:- "عوام کو اپنے اوپر اسلام نافذ کرنے سے کس نے روکا ہے۔" یہ بیان 22- اپریل 98ء کے اخبارات میں شائع ہوا۔ اس بیان پر ماہنامہ "سبق پھر پڑھ" لاہور کے ایڈیٹر چوہدری رحمت علی صاحب نے سوالات کی شکل میں اپنا رد عمل یوں ظاہر کیا:-

"عوام کو اپنے اوپر اسلام نافذ کرنے سے کس نے روکا ہے؟"

جواباً عرض ہے

1- اگر میں مصمم ارادے اور دل کی گہرائیوں سے سود سے بچنا چاہوں تو ممکن نہیں اس لئے کہ جس کاغذ اور قلم کو میں استعمال کر رہا ہوں اس میں اسی طرح سود ہے جس طرح کہ جو لباس آپ نے پہن رکھا ہے اور جس جانماز پر آپ نماز پڑھتے ہیں سود سے لبریز ہیں۔ یہ تمام مصنوعات اس صنعت کی پیدا کردہ ہیں جو سرتاپا سود میں جکڑی ہوئی ہے۔ پھر جب ارادہ و خواہش کے باوجود میں سود سے نہیں بچ سکتا حالانکہ سود کا وجود اللہ و رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہے تو خود فرمائیے کہ مجھے اسلام پر چلنے سے کس نے روکا ہوا ہے؟

2- اس ملک کا بچہ بچہ بیرونی قرضہ جات میں جکڑا ہوا ہے۔ ایسے میں اگر میں ان قرضہ جات کے اس حصے سے جو میرے سر ہے نجات حاصل کرنا چاہوں تو ممکن نہیں حالانکہ رسول ﷺ نے مقروض کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ فرمائیے مجھے اسلام پر عمل پیرا ہونے سے کس نے روک رکھا ہے؟

3- باہر نکلتا ہوں تو ننگے سروں اور کھلے چہروں خواتین پر نظر پڑھتی ہے۔ اس فحاشی سے بدل و جان بچنا چاہتا ہوں لیکن ناکام۔ فرمائیے مجھے اس فحاشی کے نظام سے کس نے دوچار کر رکھا ہے؟

4- لاکھ خواہش رکھتا ہوں کہ ہماری عدالتوں میں کوئی ایک فیصلہ بھی قرآن و سنت کے خلاف نہ ہو لیکن ایسا نہیں ہو رہا حالانکہ قرآن و سنت "بما انزل اللہ" کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والوں اور نہ کروانے والوں کو "کافر" "ظالم" اور "فاسق" قرار دیتا ہے۔ فرمائیے' مجھے اسلام پر کون نہیں چلنے دے رہا؟

فہرست تو لمبی ہو چلی اور رہے ہی لامحدود لیکن اوپر میں نے چار دفعہ ایک ہی سوال کیا ہے۔ آپ مجھ عاجز کو تو کیا جواب دیں گے لیکن جواب سوچ ضرور رکھیں اس لئے کہ ایک دن بڑی عدالت میں آپ کو اس کا جواب بہر حال دینا ہے۔"

والسلام- بندۂ عاجز رحمت علی

(ماہنامہ "سبق پھر پڑھ" لاہور جون 1998ء ص 2)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"لا علاج مریض"

جناب عنایت اللہ صاحب مدیر اعلیٰ ماہنامہ "حکایت" لاہور موجودہ ملکی صورت حال کے متعلق لکھتے ہیں:- "مملکت خداداد پاکستان کینسر جیسے سیاسی' معاشی اور اخلاقی بحران میں مبتلا ہے اور اگر ہم کہیں کہ اس بحران نے وطن عزیز کو نزع تک پہنچا دیا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ طبقاتی تقسیم ایک اور وائرس ہے جس نے ہمارے معاشرے کی رگوں میں جا کر معاشرے کو ایک ایسے مرض کا مریض بنا دیا ہے جس کا بظاہر کوئی علاج نظر نہیں آتا۔

مذہبی اور سیاسی فرقہ بندی نے اتحاد اور قومی وحدت کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ فرقوں کے مابین دہشت گردی اور خونریزی روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ دین اسلام کو ایک کھیل تماشا بنا دیا گیا ہے۔ بات جب دین کی آتی ہے یا جب زد دین پر پڑتی ہے تو نظریں علماء کی طرف اٹھتی ہیں لیکن یہ دیکھ کر نظریں شرم و ندامت سے جھک جاتی ہیں کہ مذہبی فرقہ بندی ان علماء کی ہی کارستانی ہے.......

معاشی بدحالی کا یہ عالم ہے کہ ملک سودی قرضوں میں یہودی ساہوکاروں کے ہاں گروی رکھا ہوا ہے۔ ہمارا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ ایک لاکھ روپوں سے کچھ زیادہ رقم کا مقروض ہوتا ہے۔ ہمارا ملک اتنے زیادہ قرضے کا سود ادا کرنے کے بھی قابل نہیں۔"

(ماہنامہ "حکایت" لاہور اکتوبر 98ء ص 7)

تذلیل انسانیت

جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ "حکایت" لاہور لکھتے ہیں:-

"یہ وہ ملک ہے جس میں گھوڑوں کے اصطبلوں میں ائیر کنڈیشنر لگے ہیں اور کتوں اور بلیوں کو ٹھنڈے کمروں میں سلایا جاتا ہے لیکن انسان اس حال تک آن پہنچے ہیں کہ کئی لوگوں نے پنکھے چلانے بند کر دیئے ہیں کہ بجلی بہت مہنگی ہو گئی ہے۔ ہمارے ملک میں شریعت نافذ ہو سکتی ہے' اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا......

انسان کو اللہ تعالیٰ نے واجب التکریم پیدا کیا ہے لیکن جو تذلیل انسانیت پاکستان میں ہو رہی ہے اس کی مثال شاید ہی کوئی اور ملک پیش کر سکے......ایک اسلامی ملک میں انسان کو انسانیت کے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور زندگی کی سہولتوں سے بھی اسے محروم کیا جا رہا ہے.......

ہمارے لیڈر جو باری باری اقتدار میں چلے آ رہے ہیں' ان کے دماغوں میں ایک ڈھکا چھپا گوشہ ہے جس میں یہ یقین جاگزیں ہے کہ پاکستان کے عوام صرف نام کے انسان ہیں اصل میں یہ حیوان ہیں۔ ان کا معیار زندگی اور گرنا چاہئے تاکہ مکمل طور پر حیوان بن جائیں......

آج ہم جس ذلت و خواری اور معاشی بدحالی تک پہنچے ہیں' اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ حکمران طبقے کے دل سے تکریم انسانیت نکل چکی ہے۔ ان کے لئے عوام کا استعمال صرف یہ ہے کہ بوقت ضرورت انہیں ہانک کر پولنگ سٹیشنوں پر لے جاؤ اور ووٹ ڈلواؤ پھر اپنی عیش و عشرت ان کی ہڈیوں سے پوری کرو۔"

("حکایات" لاہور اکتوبر 98ء ص 13-16-18-22)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہنسی علاج غم

جناب انجم صلاح الدین صاحب آف کراچی لکھتے ہیں۔

"یہ بات طبی اعتبار سے بھی ثابت ہے کہ بہت سی بیماریاں اور پریشانیاں' غمگین جذبات اور افسردگی کا نتیجہ ہوتی ہیں اور آدھی سے زیادہ بیماریاں' ہنسنے' مسکرانے کی وجہ سے بہ آسانی رفع ہو جاتی ہیں۔ ہنسنے سے بیماری میں مبتلا فرد بھی خود کو بہت ہلکا پھلکا' پرسکون اور مطمئن محسوس کرتا ہے۔ ہنسی مذاق سے اس کی آدھی پریشانیاں اور غم دور ہو جاتے ہیں۔

نفسیاتی اعتبار سے ہنسنا آسان اور سہل عمل ہے۔ یہ انسانی جسم میں دوران خون کو بڑھاتا ہے' ذہنی دباؤ کم کرتا ہے۔ اس سے تھکن یکسر غائب ہو جاتی ہے' منفی سوچیں اور تفکرات رفع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اس میں مسائل حل کرنے کے ایک نئی لگن' تازگی حوصلہ اور جستجو پیدا ہو جاتی ہے۔

ہنسی بہترین علاج غم ہے۔ یہ کئی دواؤں سے بہتر دوا ہے۔ کئی قیمتی ٹانکوں سے زیادہ توانائی بخش ٹانک ہے۔ اس کے ذریعے سے دنیا اور زندگی خوب صورت' دل فریب اور حسین بن جاتی ہے۔ ایسا شخص دراصل زندہ رہنا چاہتا ہے۔ وہ زندگی کو مثبت طرز فکر سے دیکھتا ہے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ٹائی ٹے نک کی تباہی

ٹائی ٹے نک ایک ایسے بحری جہاز کا نام تھا جس کے متعلق اس کے بنانے والوں نے دعویٰ کیا کہ یہ بحری جہاز بڑے سے بڑے حادثے کو برداشت کرنے کی اہلیت رکھتا ہے اس لئے اس کے کسی سمندری حادثے میں ڈوبنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کبھی ایسا کوئی حادثہ درپیش بھی ہوا تو اس کو ڈوبنے میں کم از کم تین دن لگیں گے اور یہ ایک ایسا عرصہ ہے جس میں باہر سے ہر قسم کی امداد مہیا کی جاسکتی ہے اور جہاز کے مکمل طور پر ڈوبنے اور تباہ ہونے سے پہلے ہر مسافر کو بچایا جاسکتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ اس جہاز کا ہر مسافر کسی بھی حادثے سے محفوظ و مامون رہے گا اور اسے زندہ بچالیا جانا ایک یقینی امر ہو گا۔ لیکن سہ تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔

یہ بات اس صدی کے شروع کے دہاکے کی ہے جس وقت سلطنت برطانیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں دنیا بھر میں انگلستان کا لوہا مانا جاتا تھا۔ یہ جہاز بنانے والوں میں یہ جذبہ بھی کارفرما تھا کہ اس جہاز کو بنا کر وہ دنیا بھر میں اپنی برتری کا سکہ جمادیں گے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دنیا کے بہترین نقشہ جات بنانے والے انجینئرز اور ماہرین فن نے اس جہاز کا نقشہ تیار کیا اور مہینوں کا وقت صرف کرکے یہ کام مکمل کیا۔ اور اس طرح بقول ان کے نہ ڈوب سکنے والے جہاز کا ڈیزائن معرض وجود میں آیا۔

اس کے بعد مارچ 1909ء میں بیلفاسٹ شمالی آئرلینڈ کی بندرگاہ میں اس کی تعمیر شروع ہوئی۔ جس کے لئے 17 ہزار مزدوروں کے علاوہ بے شمار انجینئرز اور ماہرین فن نے حصہ لیا اور 26 ماہ میں یہ جہاز مکمل ہو کر اپنے واحد ناکام سفر کے لئے تیار ہو گیا جس کو وہ کبھی مکمل نہ کرسکا اور صرف پانچ دن کی مسافت طے کرنے کے بعد ایک عظیم آئس برگ سے ٹکرا کر دیکھتے ہی دیکھتے دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں سمندر کی تہہ میں بیٹھ گیا اور انسان کی بے بساطی کی ایک اور مثال ثبت کر گیا۔

اس کے مکمل ہونے کے بعد اسے بیلفاسٹ سے ساؤتھ ایمپٹن لایا گیا جہاں یہ تقریباً دس ماہ تک لنگر انداز رہا۔ اس دوران اس کی خوب خوب پبلسٹی کی گئی۔ اخبارات میں اس کے متعلق خصوصی مضامین شائع ہوتے رہے۔ انجینئرز اور جہاز کا عملہ ہر آنے والے کو اس کی خصوصیات بتاتا۔ بتایا گیا کہ اس جہاز پر 3511 افراد کے سفر کرنے کی گنجائش ہے۔ اس جہاز میں ہر وہ آسائش موجود ہے جس کا کوئی اس وقت تصور کرسکتا تھا۔ امراء کے طبقے کے لئے جو خاص کمرے بنائے گئے تھے ان میں ہر کمرے پر اس وقت کے گیارہ ہزار پونڈ یا موجودہ ریٹ کے مطابق تقریباً 11 لاکھ روپے فی کمرہ خرچ کیا گیا تھا۔

اس کا ڈھانچہ بے حد مضبوط تھا۔ اسے 10 فٹ چوڑی اور 30 فٹ لمبی سینکڑوں فولادی چادریں جوڑ کر بنایا گیا تھا۔ یہ جہاز دراصل برطانوی ٹیکنالوجی کا ایک شاہکار تھا۔ جس کی ہر تفصیل حیران کن تھی اور اس کے متعلق ہر دعوے کو تسلیم کئے ہی بات بنتی تھی۔

اس دس ماہ کے عرصہ کے دوران جہاز کے پہلے سفر کے لئے ٹکٹ فروخت ہوتے رہے یہ سفر انگلستان سے امریکہ تک کا تھا اور اس کی پہلی منزل نیویارک تھی۔ ہر امیر بلکہ متوسط طبقے کے لوگ بھی اس کا ٹکٹ حاصل کرنے کو ٹوٹے پڑتے تھے۔

آخر کار 10۔ اپریل 1910ء کی صبح اس عظیم الشان لیکن بدقسمت بحری جہاز نے اپنا پہلا سفر شروع کیا۔ اس کے تمام مسافر اپنے آپ کو انتہائی خوش قسمت سمجھتے تھے۔ انہیں یہ فخر حاصل تھا کہ وہ ایک عظیم الشان بحری جہاز کے پہلے یادگار سفر کے مسافر ہیں۔

پہلے پانچ دن کا سفر بخیر و عافیت گذر گیا۔ مسافر اپنی رنگ رلیوں میں مشغول رہے اور وہ آنے والے حادثے سے بے خبر جلد ہی امریکہ پہنچنے کے لئے بے قرار تھے۔

پانچواں دن ختم ہو گیا۔ اور رات کی تاریکی نے سمندر اور جہاز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جہاز اپنی پوری رفتار سے بحر اوقیانوس میں آگے بڑھ رہا تھا اور نیو فاؤنڈ لینڈ سے اس کا فاصلہ صرف 95 میل باقی رہ گیا تھا کہ ایک بڑا برفانی تودہ اس سے ٹکرا گیا۔ برفانی تودے اگرچہ سمندر کی اوپر کی سطح سے تھوڑا ہی باہر ہوتے ہیں لیکن ان کا نو گنا سے زیادہ حصہ سمندر کے نیچے ہوتا ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ ٹائی ٹے نک کے نچلے حصے کو اس سمندر کے نیچے والے برفانی تودے نے دو ٹکڑے کر دیا تھا اور جہاز کی آخری منزل آپہنچی تھی۔ عملے اور مسافروں میں بھگدڑ مچ چکی تھی۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔ دنیا کے سب سے محفوظ ترین جہاز میں ایک حشر بپا تھا۔ بہرحال جان بچانے والی کشتیاں سمندر میں اتاری جانے لگیں۔ لیکن پتہ لگا کہ جان بچانے والی کشتیاں صرف ایک ہزار افراد کے لئے ہی کافی ہو سکتی ہیں۔ جبکہ جہاز پر 2227 افراد سفر کر رہے تھے۔ اور یہ نتیجہ تھا اس بے جا خود اعتمادی اور تکبر کا کہ یہ جہاز کبھی نہیں ڈوبے گا اس لئے اتنی زیادہ جان بچانے والی کشتیوں کی کیا ضرورت ہے۔

برفانی تودے اور ٹائی ٹے نک کی پہلی ٹکر گیارہ بج کر 40 منٹ پر ہوئی اور یہ مضبوط ترین جہاز جس کے متعلق دعویٰ کیا گیا تھا کہ اگر ڈوبے گا بھی تو اس عمل میں کم از کم تین دن لے گا۔ صرف 2 گھنٹے اور 40 منٹ بعد مکمل طور پر صفحہ ہستی سے ناپید ہو چکا تھا۔ پندرہ سو سے زیادہ افراد اس کے ساتھ ہی سمندر کی تہہ میں غائب ہو گئے۔ اور صرف 700 افراد اپنی جانیں بچا سکے۔

ٹائی ٹے نک محض ایک عظیم بحری جہاز کا نام نہیں بلکہ انسان کی بے مائیگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انسان جب تھوڑی سی کامیابی بھی حاصل کرلیتا ہے تو اس کی گردن غرور و تکبر سے تن جاتی ہے اور اسے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اپنی کوششوں اور عقل کا نتیجہ سمجھنے لگتا ہے اور اپنی ایجادات کا مقابلہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے کرنے لگتا ہے جو کہ اس کی سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ ہر انسان اپنی ہر کامیابی پر اس قادر مطلق کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسی کے آستانہ پر جھکے جس نے اس کو کسی بڑے اور اچھے کام کی توفیق دی۔

ٹائی ٹے نک اس کی ایک واضح مثال ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32007

میں Earwan Dharmawan ولد Mugni Mugiana پیشہ تجارت عمر 32 سال بیعت 2-7-1983 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-8-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان مع زمین و باغ مالیتی 40500000/- روپے۔ 2- Electronics مالیتی 3210000/- روپے۔ 3- فرنیچر اور سامان آرائش مالیتی 4550000/- روپے۔ 4- بائیسائیکل مالیتی 150000/- روپے۔ 5- ٹائپ رائیٹر مالیتی 200000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 48610000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2/- ملین 783 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Earwan Dharmawan انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Ilyas انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 H.Ahmad Basyir انڈونیشیا۔

مسل نمبر 32008

میں Suwarto ولد Wiryadiharjo پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت 2-5-92 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-11-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30000/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Suwarto انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ruswanto انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Z.A.Khudori انڈونیشیا۔

مسل نمبر 32009

I-HJ Siti Kulsum W/O M.Pakih پیشہ خانہ داری عمر 82 سال بیعت 1935ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-5-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 70 مربع میٹر مالیتی 10000000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 216000/- روپے ماہوار بصورت ریٹائر الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ HJ.Siti Kulsum انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 H.Rahmat Syukurm انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 A.Hanafi Yudhana انڈونیشیا۔

مسل نمبر 321010

میں Jalil ولد Haji Abdul Sali پیشہ معلم عمر 53 سال بیعت 1978ء ساکن ملائیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-3-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ R M 250/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Jalil ملائیشیا گواہ شد نمبر 1 Muhamad Daud وصیت نمبر 26728 گواہ شد نمبر 2 Ainul Yaqien وصیت نمبر 25913۔

مسل نمبر 32011

میں فائزہ جبین بنت

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 332/ج-ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فائزہ جبین چک نمبر 332/ج-ب دھنی دیو P/O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار اقبال واقف زندگی گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم چک نمبر 332/ج-ب دھنی دیو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل نمبر 32012 میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم اٹھوال پیشہ......

عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/5 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی 6 تولہ مالیتی -/30000 روپے۔ 2- سلائی مشین مالیتی -/1400 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ بیگم 13/5 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام قادر وصیت نمبر 27559 گواہ شد نمبر 2 غلام نبی وصیت نمبر 19889۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح و رخصتانہ

○ عزیزم مکرم آصف احمد ظفر بلوچ ابن مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ صائمہ سعید صاحبہ بنت مکرم غلام مصطفےٰ صاحب سعید مرحوم لاہور بعوض مبلغ -/80000 روپے حق مہر 99-2-1 کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر نے بلوچ ہاؤس ربوہ میں پڑھایا عزیزہ کے ولی کے فرائض ان کے برادر حقیقی مکرم ڈاکٹر ملک صفدر سعید صاحب نے ادا کئے برات مورخہ 99-2-6 کو ربوہ سے لاہور روانہ ہوئی۔ مورخہ 99-2-8 کو انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں تقریب ولیمہ منعقد ہوئی۔ جس میں ناظران اور وکلاء کے علاوہ سیاسی و سماجی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔

عزیز آصف ظفر محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح

○ مکرم آصف احمد خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم منور احمد خان صاحب A 2 ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ عابدہ شریف صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ بعوض مبلغ -/29000 روپے حق مہر مورخہ 27- دسمبر 1998ء بعد نماز عصر بیت اللطیف دارالعلوم وسطی ربوہ میں محترم شبیر احمد صاحب ثاقب استاد جامعہ احمدیہ نے پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب شادی

○ عزیزم مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب آف جھنگ کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ راشدہ قمر صاحبہ بنت مکرم حکیم خورشید احمد صاحب سابق صدر محلہ ناصر آباد شرقی مورخہ 20- نومبر 1998ء کو انجام پائی۔ اس موقعہ پر نکاح مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پڑھا اور دعا کرائی۔ جملہ احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ نوشین اقبال صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اقبال صاحب پولیس انسپکٹر (ر) آف کوئٹہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 9- فروری 1999ء ہمراہ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب ابن مکرم میاں محمد ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بمقام راج محل ملتان روڈ لاہور عمل میں آئی۔ دوسرے دن مورخہ 10- فروری 1999ء کو ولیمہ ہوا۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب مکرم میاں خدا بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے ہیں۔ اور مکرمہ نوشین اقبال صاحبہ مکرم مرزا امجد محمد شرف صاحب آف ناروے کی بھانجی ہے۔ مکرم رانا مبارک احمد صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب کارکن وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-1-17 بروز اتوار بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حزقیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ حال نیویارک کو مورخہ 99-1-4 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام فرحان احمد عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مولانا عبداللطیف صاحب پریمی کا نواسہ ہے

- احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عاشق حسین وڑائچ صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

کہ میرے والد مکرم چوہدری سید محمد وڑائچ صاحب چک 35 جنوبی سرگودھا حال دارالصدر جنوبی ربوہ 99-2-1 بعمر 86 سال وفات پا گئے۔ آپ انتہائی مخلص اور متقی تھے۔ اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم امیر جماعت ضلع سرگودھا محترم مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کروائی۔

آپ مکرم خادم حسین وڑائچ صاحب سابق قائد ضلع سرگودھا حال سوئٹزرلینڈ اور مکرم فدا حسین وڑائچ صاحب سابق افسر حفاظت خاص ربوہ حال سوئٹزرلینڈ کے والد محترم تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے پری پرافیشنسی ٹیسٹ (PPT) کے سلسلہ میں یہ اعلان کیا ہے کہ یہ ٹیسٹ مورخہ 4- اپریل 99ء کو ہوگا۔ گریجوایٹس اور انٹرمیڈیٹ مکمل کرنے والے طلبہ اس ٹیسٹ میں بیٹھنے کے اہل ہیں۔ فارم وغیرہ کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ فیصل آباد۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور حیدر آباد کے دفاتر سے دستیاب ہیں۔ اس کی تفصیل روزنامہ Nation مورخہ 14 فروری صفحہ نمبر 17 پر درج ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27- فروری 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

موجب بنائے آمین۔

"O" لیول کی کلاسز کی نگرانی مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے کی اور جن دو مضامین میں میڈل ملے ہیں ان کے ٹیچرز مکرم طاہر احمد خاں (ٹیچرز اسلامیات) اور مکرم نوید اقبال صاحب ٹیچر (ریاضی) کو بھی اس تقریب میں خاص طور پر بلایا گیا تھا۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بقیہ صفحہ 5

آنے والی تمام رکاوٹوں اور مصائب کو ہنس کھیل کر دور کر دیتا ہے۔

کسی دانش ور کا یہ قول درست ہے کہ "انسان کو کام کی زیادتی نہیں مارتی بلکہ تفکرات مارتے ہیں۔" اس کا علاج یہی ہے کہ ہم سب مل کر ہنسیں' اور خوب ہنسیں' کیونکہ اس طرح غموں کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔...... ہمیشہ سے دنیا کی یہ ریت ہے کہ اس نے ہنستے مسکراتے انسانوں کو بڑی خوش دلی سے قبول کیا ہے اور روتے دھوتے' منہ بسورتے' غم زدہ اور مایوس افراد کو یکسر نظر انداز کیا ہے۔

نفسا نفسی کے اس دور میں خوشی' مسرت' راحت' شادمانی کے چند لمحات بھی حاصل ہو جائیں تو اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے۔ موجودہ حالات میں خوشیاں مفقود ہیں اور غم والم منہ کھولے کھڑے ہیں۔ انسان غم و اذیت کے چنگل میں اس قدر پھنس گیا ہے کہ ان سے بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ وہ فرار کی راہیں اختیار کرنا چاہتا ہے اور چھوٹی چھوٹی خوشیاں سمیٹنا چاہتا ہے۔ عقل سلیم رکھنے والے انسان کے لئے ہنسنا ایک فطری عمل ہے۔.....

جو لوگ ہنستے نہیں درحقیقت وہ بیمار ہوتے ہیں اور وہ وقت سے پہلے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ دراصل لوگ خود کو دنیا کی خوب صورتی رعنائی' دل فریبی اور شادابی سے دور رکھتے ہیں۔ ایک صحت مند شخص کا ذہن کھلے انداز میں ہنسنے اور مسکرانے کی خواہش محسوس کر سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں اپنی غلطیوں پر ہنسنے کی صلاحیت بھی ہو۔

دراصل اپنے آپ پر ہنسنا' اپنی غلطیوں سے لطف اندوز ہونا بھی ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو افراد دوسرے لوگوں کو ہنساتے ہیں وہ دراصل روح اور دل دونوں کو جلا بخشتے ہیں اور لوگ ان کی صحبت سے لطف اندوز بھی خوب ہوتے ہیں۔"

(ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی ستمبر 1998ء ص 35-36)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 19- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
22- فروری غروب آفتاب- 6-02
23- فروری طلوع فجر- 5-18
23- فروری طلوع آفتاب 6-41-

عالمی خبریں

حریت پسندوں کی کارروائیوں میں تیزی

بھارتی وزیراعظم واجپائی کے دورہ پاکستان کے پیش نظر مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے اپنی کارروائیوں میں تیزی پیدا کر دی ہے- 31- فوجی ہلاک کر دیئے لشکر طیبہ کے مجاہدین نے راجوڑی راشٹریہ رائفلز کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ کر کے ایک کیپٹن سمیت 15 فوجی مار ڈالے- مختلف کارروائیوں میں 9 حریت پسند بھی ہلاک ہوئے- فوجیوں نے متعدد گھروں کو آگ لگا دی-

سری لنکا میں لڑائی

سری لنکا میں فوج اور تامل ٹائیگرز کے درمیان لڑائی میں 78- افراد مارے گئے- تامل گوریلوں نے جافنا میں ایک کشتی پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر دیا-

جرمنی میں کردوں کا حملہ

جرمنی کے شہر یالم میں اسرائیلی قونصل خانہ کی عمارت پر کردوں کے حملے کو روکنے کے لئے سیکیورٹی گارڈز کی فائرنگ سے تین کرد مظاہرین ہلاک اور 16 ہلاک زخمی ہو گئے- یورپ بھر میں مقیم کردوں نے کہا ہے کہ وہ اپنے لیڈر عبداللہ اوجلان کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی جانیں بھی دینے کو تیار ہیں- دریں اثناء ترکی کے چانسلر شروڈر نے جرمنی میں آباد کردوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے یہ کارروائیاں جاری رکھیں تو ان کو ملک بدر کر دیا جائے گا-

سربیا کے خلاف حملہ کی تیاری

نیٹو نے سربیا کے خلاف ممکنہ حملوں کی تیاری مکمل کر لی ہے- 50 سے زائد امریکی طیارے یورپ بھیجنے کا حکم دے دیا گیا- تاہم روس نے سربیا پر حملوں سے سخت اختلاف کیا ہے-

عبداللہ اوجلان کی نظربندی

کرد لیڈر کو ترکی کے ایک جزیرے میں نظر بند کیا گیا ہے- جیل سے دوسرے قیدی نکال لئے گئے- اوجلان کو ترک حکومت نے اپنے ذرائع استعمال کر کے کینیا کے دارالحکومت نیروبی سے گرفتار کیا- ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور ہاتھ بھی باندھ کر جیل لایا گیا- ان کی تصاویر جاری کر دی گئی ہیں ترک حکام نے الزام لگایا ہے کہ عبداللہ اوجلان نے 15 سال میں 28 ہزار افراد کو قتل کرایا-

کشمیری مجاہدین کا فنڈ منجمد

برطانوی حکومت نے برطانیہ میں کشمیری مجاہدین کا فنڈ منجمد کر دیا بھارت نے اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے- یہ فنڈ مجاہدین کا ایک حامی کلیم نامی شخص جمع کر کے بھجواتا تھا بھارتی حکام نے کہا کہ برطانیہ اسی طرح ہمارا ساتھ دیتا رہا تو بہت جلد کشمیری مجاہدین بھارتی فوج کے خلاف بے بس ہو جائیں گے-

ملکی خبریں

خصوصی عدالتوں کا قیام

حکومت نے ملک بھر میں خصوصی عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے- اس کا مقصد یہ ہے کہ سپریم کورٹ سے محاذ آرائی اختیار نہ کی جائے-

سپریم کورٹ کی کمیٹی

سپریم کورٹ کی دو رکنی کمیٹی نے اپنی کارکردگی شروع کر دی ہے اور سات دن میں خصوصی عدالتیں بنانے کا حکم دیا ہے- سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد کی صدارت میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں کراچی کی صورت حال پر غور کیا گیا اس اجلاس میں جسٹس کمال منصور عالم، چیف سیکرٹری، سیکرٹری داخلہ- اور آئی جی سندھ بھی موجود تھے- سپریم کورٹ کی کمیٹی کے دوسرے رکن جسٹس منور مرزا شریک نہ تھے- جسٹس ناصر اسلم زاہد نے حکم دیا کہ انسداد دہشت گردی کی عدالتیں درست ہیں وہ قائم کر کے ان کو تمام سہولتیں فراہم کی جائیں جو ملٹری کورٹس کو حاصل تھیں- گواہوں، وکلاء، ججوں اور ملزموں کا تحفظ یقینی بنایا جائے- سیشن جج، ایڈیشنل جج، ریٹائرڈ جج، اور معروف وکلاء عدالتوں کے سربراہ مقرر کئے جائیں گے- بہتر تنخواہ گاڑی اور رہائش کی سہولت ملے گی-

چناب ایکسپریس کو حادثہ

پشاور سے کراچی جانے والی چناب ایکسپریس کی بوگیاں کوٹری اور جنگ شاہی کے درمیان براد آباد اسٹیشن کے قریب پٹڑی سے اتر کر زمین میں دھنس گئیں- 3- افراد ہلاک اور 100 کے قریب زخمی ہوئے-

سبی پھاٹک پر حادثہ 14 ہلاک

سبی ریلوے پھاٹک پر ویگن ڈرائیور کی جلد بازی سے ریلوے انجن ویگن سے ٹکرا گیا جس سے 10- افراد ہلاک ہو گئے- سہون ریلوے اسٹیشن پر شاہنواز ایکسپریس کو بھی حادثہ پیش آیا-

ملک کمزور ہو گیا

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نااہل حکمرانوں کی وجہ سے ملک کمزور ہو گیا ہے- نواز شریف نے عوام کو تقسیم کیا ہے- آج ہم ایٹمی طاقت تو ہیں لیکن نہ غریبوں کو تعلیم میسر ہے اور نہ نوکریاں- ڈکیتیاں اور قتل معمول بن چکے ہیں-

ہاکی سیریز جیت لی

پاکستان اور بھارت کے درمیان ہاکی کے نو مقابلوں کی سیریز پاکستان نے کراچی کا میچ جیت کر 5 ایک سے جیت لی- ابھی تین اور مقابلے باقی ہیں-

ایشین ٹیسٹ سیریز

کلکتہ ٹیسٹ کے تیسرے دن پاکستان نے 316 رنز بنائے- سعید انور نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا سکور 188 کیا اور وہ آؤٹ نہیں ہوئے- یوسف یوحنا نے 56 بنائے-

فوجی عدالتوں کے حق میں مظاہرہ

کراچی میں فوجی عدالتوں کی بحالی کے حق میں مظاہرہ ہوا- یہ مظاہرہ قتل ہونے والوں کے لواحقین نے کیا-

ایم کیو ایم کا خدشہ

ایم کیو ایم نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اب ماورائے عدالت قتل شروع ہو جائیں گے- بی بی سی نے کہا کہ یہ فیصلہ حکومت کے لئے دھچکا ہے عدالت نے سرکاری مؤقف مسترد کر کے اپنی آزاد حیثیت منوالی ہے- وائس آف امریکہ نے کہا کہ یہ بہت بڑا واقعہ ہے- متحدہ نے جشن منایا مٹھائیاں تقسیم کیں- کارکن نائن زیرو (ایم کیو ایم کا مرکز) پر نعرے بازی کرتے رہے-

آٹے کی قلت

پنجاب کے کئی شہروں ڈی جی خان، جھنگ، سرگودھا، رحیم یار خان، ڈجکوٹ، کمالیہ اور لاہور کے نواحی علاقوں میں آٹے کی قلت جاری ہے-

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سینڈوچ ونگز
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212868
رہائش 212867

• ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیرکنڈیشنرز ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جہانگیر ہال بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور
7223228
7357309

"جذبوں کی خوشبو"
محترم خالد ہدایت بھٹی ایم اے کا پہلا شعری مجموعہ جو دینی اور جماعتی 65 نظموں وغیرہ پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے- مجموعے میں حضرت امام رابع کے سات خطوط بھٹی صاحب کے نام اور جسٹس (ر) محمد اسلام بھٹی صاحب مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، میجر جنرل (ر) ناصر احمد صاحب، پروفیسر میاں محمد افضل صاحب اور پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کے نہایت قیمتی تبصرے بھی شامل ہیں- کتاب لاہور میں بیت النور ماڈل ٹاؤن میں اور ربوہ میں شکور بھائی چشمہ والے سے دستیاب ہے-
گلیکسی نور پرنٹرز اینڈ کمپوزر رائل پارک لاہور
فون: 042-6373443

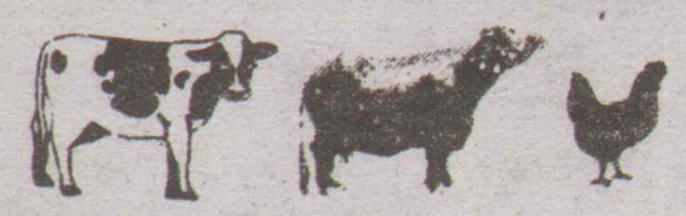
کیور یٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں-
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون 04524-213156, 771

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ